بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل ربوہ

یوم جمعہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۳ اخاء ۱۳۳۸ ہش | ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۵۰

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

## کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

### کل دن بھر کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی، اس وقت ٹانگ میں درد کی شکایت ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ اعصابی بے چینی کی شکایت رہی۔ شام کے وقت ضعف کی تکلیف بھی ہو گئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت ٹانگ میں درد کی شکایت ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل صحت یابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت سوا دس بجے صبح۔ ربوہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء

## حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ دائیں بازو اور شانے میں اعصابی درد کی تکلیف رہی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

## "آزادیٔ فکر" اور "بلاد عربیہ کے حالات" پر عربی زبان میں دو اہم تقاریر

### مجلس عربی کے اراکین سے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب کا خطاب

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ کل شام مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے ایک خصوصی اجلاس میں جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت منعقد ہوا، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے علی الترتیب "الاسلام والحریۃ الفکریۃ" اور "ما جری فی بلاد العربیۃ من الحوادث" کے موضوعات پر عربی زبان میں تقاریر کیں۔ اجلاس کی تمام کارروائی اول سے آخر تک عربی زبان میں ہی پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے اپنی تقریر میں قرآن مجید اور سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ اسلام دنیا میں تمام ادیان کے لئے آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ فکر کا سب سے بڑا علمبردار ہے، وہ جبر و اکراہ کا شدید مخالف ہے اور قدم قدم پر لوگوں کی قوت فکریہ اور عقل کو اپیل کرتا ہے۔ محترم شاہ صاحب موصوف نے بلاد عربیہ کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہودی ریاست اسرائیل کے قیام کو ان ممالک کا سب سے بڑا حادثہ قرار دیا۔ اور اس کے خطرناک نتائج پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحب صدر نے عربی زبان کو

## کرسال میں تجارتی پیمانے پر تیل نکالنے کا کام جلد شروع ہو جائیگا

### روزانہ تقریباً ایک ہزار کنستر تیل نکلے گا، سالانہ ۶۷ لاکھ روپے کی بچت ہوگی

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ راولپنڈی سے ایک سو میل جنوب مغرب کی طرف واقع کرسال نامی مقام میں تیل کی تلاش کے لئے جو کنواں کھودا گیا تھا۔ اس کے تجربے کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ تیل کی تلاش کرنے والی دونوں کمپنیوں پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ اور پاکستان آئل فیلڈز کے ایک اعلان کے مطابق اس کنوئیں میں تیل کی بڑی خاصی مقدار پائی گئی ہے چنانچہ اب یہ کنواں روزانہ ایک ہزار کنستر تیل فراہم کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔

تیل تلاش کرنے میں ان کمپنیوں کی یہ پہلی کامیابی ہے کہ اس علاقہ میں ایک کنوئیں سے ابھی اتنا زیادہ تیل ملنے لگا ہے جس کی وجہ سے ملک کے خام تیل کی پیداوار میں بیس فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کنوئیں کی وجہ سے پاکستان کو سالانہ ۶۷ لاکھ روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوگی۔ ۱۲ اکتوبر تک اس کنوئیں کی کھدائی اٹھارہ ہزار چھ سو چونسٹھ فٹ تک پہونچی تھی۔ اس وقت تیل تلاش کرنے والی متعلقہ کمپنیوں نے اعلان کیا تھا کہ اچھے نتائج کی توقع ہے۔ بعد میں تجربے کے طور پر تیل نکالنے کا کام شروع کر دیا گیا تھا تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ اس کنوئیں سے تیل کی کتنی مقدار حاصل کی جا سکتی ہے تجربے سولہ اکتوبر کو شروع ہوئے اور ۲۱ اکتوبر تک ہوتے رہے۔ چنانچہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس کنوئیں میں تیل کی کافی مقدار موجود ہے۔ یہ تجربے محکمہ معدنیات کے ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل مسٹر ایم صدیقی اور جائنٹ ڈائرکٹر مسٹر ایم کیو زمان کی موجودگی

(باقی صفحہ ۸ پر)

## لنکا میں ہنگامی صورت حال

کولمبو ۲۲ اکتوبر۔ لنکا کی کابینہ نے کل ہنگامی صورت حال کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کا فیصلہ کیا۔ ملک کی اپوزیشن پارٹیوں نے اس فیصلہ کی شدید مذمت کی ہے یاد رہے سابق وزیر اعظم مسٹر بندرانائیکے کے قتل پر لنکا میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کیا گیا تھا

* زیادہ سے زیادہ رواج دینے کی اہمیت واضح کی جس کے بعد یہ اہم اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

## خدام الاحمدیہ ربوہ کا ضروری اجلاس

آج بروز جمعرات ۲۲/۱۰/۵۹ کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب قائد ربوہ کا انتخاب ہوگا تمام خدام ربوہ کی حاضری ضروری ہے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

# سائنس اور اخلاق

ایک معاصر میں ایک سوال اور اس کا جواب شائع ہوا ہے۔ جس کو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں:۔

**سوال:۔** اللہ تعالیٰ نے بندوں سے بار بار کہا ہے کہ کائنات پر غور کرو۔ اس سے کچھ لوگ یہ مطلب اخذ کرتے ہیں۔ کہ جدید علوم کے محققین اور سائنسدان درحقیقت اللہ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں اور ان کا یہ سارا کام اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ کیا کائنات پر غور کرنے کا مطلب یہی ہے جو ان لوگوں نے لیا ہے؟

**جواب:۔** بعض لوگوں کو سائنس اور اس کی ایجادات کا ہیضہ ہو گیا ہے ان کے خیال میں یہ سائنسی ایجادات عین کارِ ثواب ہیں۔ اور یہ موجدین حقیقی اولیاء اللہ ——— ان کی بات چھوڑیئے۔ آپ اگر سمجھنا چاہتے ہیں تو یوں سمجھئے کہ کائنات پر غور کا مطلب یہ نہیں کہ ہم معلوم کریں کہ ہم اپنے آرام و آسائش کے لئے کیا کیا طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔ کن کن چیزوں کو استعمال (EXPLOIT) کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ معلوم کرنا اور پھر یقین کرنا ہے کہ سارا نظام کائنات جو اس باقاعدگی سے چل رہا ہے۔ ایک خدا کے چلائے چل رہا ہے۔

اگر کوئی شخص مطالعۂ کائنات سے اس نتیجے پر پہنچتا ہے۔ جس پر روسی دہریئے پہنچتے ہیں کہ سرے سے خدا ہی موجود نہیں تو آخر کون احمق مان لے گا کہ اللہ نے اسی مطالعہ کائنات کا حکم دیا ہے۔ بہرحال ایجادات اور علمی تحقیقات تجرِ ممنوعہ قرار نہیں دی جا سکتیں۔ لیکن انہیں قرآن کے احکام کا حاصل کہنا بہت بڑی جسارت ہے۔

(روزنامہ تسنیم ۱۷ اکتوبر)

درج ذیل ایک مغربی دانشمند کے خیالات ملاحظہ ہوں۔ سی۔ ای۔ ایم جوڈ زمانہ حال کے ان مغربی مفکروں میں سے ہیں۔ جو اپنے اعتراف کے مطابق ہیں تو متشککین میں سے لیکن کسی نہ کسی طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ آپ اپنی کتاب "جدید شیطنت کا رہنما" میں تہذیب کے زیر عنوان فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ دُنیا نے اپنی قوت میں بہت ترقی کر لی ہے تاہم جہاں تک دانشوری کا تعلق وہ اب تک وہی ہے۔ جہاں پہلے تھی یہ قوت سائنس کے ذریعہ اس کو حاصل ہوئی ہے۔ سائنس نے ہمیں ایسی قوتیں بخشی ہیں جو دیوتاؤں کے لائق ہیں۔ لیکن ان کے استعمال میں دہی ذہنیت سکول کے لڑکوں اور وحشیوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ ایک دو مثالیں سنیئے۔ جو یونہیں بغیر سوچے سامنے آ گئی ہیں۔ اور جو کام اور کھیل میں ہماری تہذیب کے کارنامے ہیں پہلے کھیل کا معاملہ لیجئے۔ اس انجینئر کی طرف دیکھئے جو سڑک پر اپنی کار کا کاربوریٹر مرمت کر رہا ہے۔ دھاتوں اور ان کے استعمال بجلی اور اس کی قوتوں کے علم میں وہ فوق الانسان معلوم ہوتا ہے۔ اب اس انجینئر کو چند گھنٹے بعد ملاحظہ کیجئے جو اپنے کنبہ کے ساتھ کسی سیرگاہ میں تفریح کر رہا ہے اس کی پشت تو نظارہ کی طرف ہے اور مونہہ کار کی طرف۔ اس کی آنکھ دھات میں گڑی ہے۔ اس کے نتھنوں میں پٹرول کی بو بھری ہے اس کی تمام دلچسپیاں کنبہ کے قریب مرتکز ہیں۔ اس کے تمام احساسات ایسے ہیں جن سے وہ اپنے علاقہ میں بھی حسن نظارہ کو آلودہ کرنے اور قدرت کو گندہ کرنے کے بغیر لطف اندوز ہو سکتا تھا۔ الغرض اس کا کردار پیدائشی احمق کا سا ہے۔

یا "بے تار برقی" پر غور فرمایئے۔ درجنوں نابغوں اور سینکڑوں قابل انسانوں نے بڑی محنت کی۔ کہ "بے تار برقی" وجود میں آئے۔ وہ کامیاب ہوئے۔ اور انسانی ذہانت کا عظیم ترین معجزہ ظہور پذیر ہوا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ ایسی پست ترین موسیقی ارزاں ہو تی ہے۔ میرا اپنا تجربہ ملاحظہ ہو۔ گذشتہ ہفتے میں نے یونہیں ریڈیو سٹ کا بٹن دبایا۔ تو میں نے ایک آواز سنی۔ جو یہ اعلان کر رہی تھی کہ "لیڈیز اینڈ جنٹلمین اب سڈ امبون سے "اوجھڑی اور پیاز" کا گیت سنئے"۔

اب ذرا ہماری تہذیب کا کارنامہ سنئے۔ گرمائی آسمان میں اس طیارہ کو بھنبھناتے ہوئے دیکھئے۔ ریاضی ڈائنامکس اور میکنکس کے علوم بجلی اور باطنی احتراق کے علوم کے استعمال میں کمال فطانت۔ لکڑی اور دھاتوں کی تحلیل میں مہارت یہ سب باتیں ایسی ہیں جو بتاتی ہیں کہ اس کے ایجاد کرنے والے فوق الانسان تھے۔ جو شجاعت عزم۔ اور جرأت آغاز میں پرواز کرنے والے انسانوں نے دکھائے ہیں رستموں کے شایانِ شان ہیں۔ اب ذرا ان استعمالات پر غور فرمائیے جو طیاروں کا آجکل کیا جاتا ہے۔ اور زیادہ تر توقع ہے کہ آئندہ کیا جائیگا یعنی ایسے بم گرانا۔ جو ٹکڑے اڑاتے اور سانس بند کرتے ہیں۔ جلاتے پھونکتے ہیں۔ زہر دیتے ہیں۔ اور غیر محفوظ لوگوں کو پراگندہ کرتے ہیں تاکہ جیسا کہ مسز جیسن نے کہا ہے جدید جنگ کیا ہے "اپنے بچے لے کر بھاگنا۔ اور کافی تیزی سے نہ بھاگ سکنا"۔

کیا یہ کام احمقوں اور شیاطین کے نہیں ہیں؟

سائنسی کارناموں کے یہ معجزات اور معاشرتی طلانہ پن میں یہ تصادم ہر موڑ پر نظر آتا ہے۔ ہم براعظموں اور سمندروں کے پار کی باتیں سن سکتے ہیں۔ تصویریں بذریعہ تار بھیج سکتے ہیں۔ گھروں میں ریڈیو سٹ لگا سکتے ہیں۔ سیلون میں لندن کے بگ بین گھنٹے کی آواز سن سکتے ہیں۔ زمین کے اوپر اور نیچے اور سمندر میں سفر کر سکتے ہیں۔ ننگے تاروں پر باتیں کر سکتے ہیں۔ خاموشش ٹائپ رائٹر بن گئے ہیں۔ بلا درد دانت نکالے جا سکتے ہیں۔ جہازوں کے اندر تیرنے والے تالاب بن گئے ہیں۔ فصلیں بجلی سے پکائی جاتی ہیں۔ سڑکیں ربڑ کی بنائی جاتی ہیں۔ ایکسرے کی کھڑکی سے ہم اپنے اندر کا معائنہ کر سکتے ہیں۔ فوٹوگراف بولتے ہیں اور گاتے ہیں۔ بالوں میں بجلی سے لہریں ڈالی جاتی ہیں۔ ڈبکنی کشتیاں قطب شمالی اور طیارے قطب جنوبی تک جاتے ہیں۔ اس کے باوجود ہم اپنے بڑے شہروں کے اندر ایسی سیرگاہیں مہیا نہیں کر سکتے۔ جس میں غرباء کے بچے بحفاظت ہو کر کھیل کود سکیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے ہزاروں بچے مرتے ہیں۔ اور لاکھوں زخمی ہوتے ہیں۔

جب میں ایک ہندوستانی فلاسفر سے اپنی تہذیب کے کارناموں کی دوآتشہ تعریف کر رہا تھا۔ اور اس بات پر فخر کر رہا تھا۔ کہ ہماری ٹرینیں ۸۴ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اور طیارے ماسکو سے نیویارک تینتیس ۳۳ چالیس گھنٹہ میں پہنچ سکتے ہیں۔ تو اس ہندوستانی فلاسفر نے کیا جواب دیا۔ "بیشک تم ہوا میں پرندوں کی طرح اڑ سکتے ہو اور پانی میں مچھلیوں کی طرح تیر سکتے ہو۔ مگر تم کو ابھی تک یہ نہیں آیا کہ زمین پر کس طرح چلنا چاہیئے"۔

مسٹر جوڈ کی اس دانشوارانہ تحریر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سائنسی ایجادات کی ترقی سے لازماً انسانی ترقی نہیں ہوتی جہاں مغربی انسان نے آج سائنسی ایجادات میں بے پناہ ترقی کر لی ہے۔ وہاں انہوں نے انسانیت کا متاع اگر کھویا نہیں تو ایسی کوئی ترقی بھی نہیں کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ ذہن الگ چیز ہے۔ اور روح الگ چیز ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ دونوں ساتھ ساتھ یکساں طور سے ترقی کریں۔ انسان ہمیشہ سے یہی غلطی کرتا چلا آیا ہے کہ جوں جوں وہ مادی ترقی کرتا رہا ہے۔ انسانیت سے اتنا ہی دور ہٹتا چلا گیا ہے۔

اسلام نے مادی ترقی کو ممنوع قرار نہیں دیا۔ بلکہ جیسا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ مادی ترقی کی تحریص دلاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی وہ تاکید کرتا ہے کہ سائنس وغیرہ کے انکشافات اور اسرار قدرت سے آگاہی انسان کے لئے نشانات ہیں جن پر غور کر کے وہ اس قادر مطلق کی حکمتوں سے واقف ہوتا ہے۔ اور اس پر اس کا ایمان اور بھی مستحکم ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعا منہ
ان فی ذالک لاٰیت لقوم یتفکرون (سورہ جاثیہ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ سب کچھ بنایا ہے۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس میں تفکر کرنے والے لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔

اس آیہ کریمہ سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں پر انسان کو قوت حاصل کرنے کیلئے موقع دیا ہے۔ البتہ ان چیزوں پر قوت حاصل کرنے کے بعد اسے مغرور نہیں ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ اس کارخانہ قدرت کی حکمتوں پر غور کرنا چاہیئے کہ اس عظیم کائنات کے پیچھے اس قادر مطلق ہستی کی معرفت حاصل کرے۔ جس کی اطاعت اس پر لازمی ہے۔

# سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

## جرمن ترجمہ قرآن کریم کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری

### مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں جدوجہد مختلف تقاریب پر تقاریر

رپورٹ کارگزاری سوئٹزرلینڈ مشن جولائی تا ستمبر ۱۹۵۹ء

ازمکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیرِ رپورٹ میں زیادہ مصروفیت طلب کام قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری کا رہا۔ چونکہ ہمارا پہلا ایڈیشن گذشتہ سال سے ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے نئے ایڈیشن کی فوری ضرورت تھی۔ علاوہ ازیں قرآن کریم کی مانگ بھی بہت ہے۔ اور تاجرانِ کتب اور افراد کی طرف سے متواتر مطالبات ہو رہے ہیں۔ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ترجمہ پر پھر نظر ثانی کی جائے۔ اور جگہ بہ جگہ تفسیری نوٹ بھی دیئے جائیں۔ خاکسار نے احتیاطاً یہ کام قریباً اڑھائی سال سے شروع کر رکھا تھا۔ تا آہستہ آہستہ کام ہوتا رہے یک لخت کام کا بوجھ نہ پڑ جائے۔ ادھر تفسیر صغیر کے شائع ہونے پر ترجمہ کی اصلاح و تبدیلی کا کام تمام اندازوں سے بڑھ گیا۔ تاہم کام ہوتا رہا۔ اور ساتھ کے ساتھ نوٹ بھی لکھے جاتے رہے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں سارا مسودہ (سوائے نوٹوں کے) تیار کرکے مطبع والوں کو بھجوا دیا گیا ان کی طرف سے پرنٹ آتے رہے جن کی اصلاح کرکے واپس مطبع والوں کو بھجوائے جاتے رہے ہیں۔ اندازہ ہے کہ طباعت کا کام نومبر کے شروع تک ختم ہو جائے گا۔ اور اندازاً ۲۰ نومبر تک کتاب مارکیٹ میں آجائے گی۔ وباللہ التوفیق۔ ایک اور ترجمہ کی اطلاع ملی ہے جو ایک فرم مارکیٹ میں لا رہی ہے۔ تاہم انشاء اللہ العزیز ہمارا ترجمہ اپنی خوبیوں کے لحاظ سے سب پر فائق رہے گا۔ اصلاح اور نظر ثانی کے کام میں ایک نہایت قابل اور عمدہ ماہر زبان کی خدمات خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مرحلہ پر حاصل رہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس اہم اور مبارک کام کے آخری مراحل اپنے فضل سے آسان فرما دے اور کلام الٰہی ہزاروں قلوب کو اپنا گرویدہ بنا لے۔ اور اسلام اور احمدیت ان ممالک میں پھیلتے جائیں۔ آمین

تعمیر مسجد کے سلسلہ میں خاکسار دو بار افسران اور دوسرے کارکنان سے ملا ایک بار تین ماہرین کی ایک کانفرنس بلائی گئی۔ متعدد نقشے تیار کئے گئے۔ اب آخری نقشے بھی مرکز کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم جلد از جلد خانہ خدا کی تعمیر کر سکیں۔ یہ اس ملک میں پہلی مسجد ہوگی۔ اس وجہ سے افسران بھی خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔

## رسالہ ”اسلام“

رسالہ ”اسلام“ کے تین شیوع تیار کرکے ان میں حسب ذیل مضامین درج کئے گئے۔ قرآن کریم اسلام کی بنیاد ہے۔ بحیرہ مردار کے کنارے پائے جانے والے قراطیس اور عیسائیت۔ مذہب سے دوری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلام اور عیسائیت۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔ اسلام کے بنیادی عقائد احادیث۔ سوانح حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ سوالات کے جوابات۔ مسجد فرینکفورٹ وغیرہ۔ قریباً ساڑھے سات صد کی تعداد میں پرچہ سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا وغیرہ میں لوگوں کو بھجوایا گیا۔ ستمبر کے شیوع کے ساتھ اس رسالہ کی زندگی کے دس سال پورے ہو گئے فالحمد للہ۔ اس موقعہ پر ایک روزنامہ اخبار نے اس پر ایک ریویو لکھا۔ جو بہت خوشی کی بات ہے۔ رسالہ کو جماعت احمدیہ کا نمائندہ اور اس کی مساعی کو کامیاب قرار دیا گیا۔ بعض افراد نے اس ریویو کے نتیجہ میں پرچہ طلب کیا۔

یہاں سے ایک سو میل سے زائد فاصلہ پر ایک جگہ oberhofen میں تحریک Good Templer والوں کا بین الاقوامی اجتماع تھا۔ وہاں تقریر کرنے کی خاکسار کو دعوت ملی۔ خاکسار نے دو تقریریں کیں۔ ایک عربی زبان میں اور ایک انگریزی میں۔ سوالات کے ذریعہ اسلام پر مزید معلومات سامعین نے حاصل کیں۔

مختلف مواقع پر لوگ ملاقات کے لئے آتے رہے۔ جنہیں لٹریچر بھی دیا جاتا رہا۔ مطالبہ پر بھی لوگوں کو لٹریچر ارسال کیا جاتا رہا۔ ایک روز جمعیت الاسلام آسٹریا کے صدر خاکسار سے ملنے کے لئے آئے۔ ان کے ساتھ کئی سال سے تعلقات ہیں۔ احمدیت کا ان پر بہت اثر ہے۔ انہوں نے انگریزی تفسیر کی جلدیں اور دیگر کتب خرید کیں۔ ایک روز سوس سوشل لائبریری سے ایک صاحب ملنے آئے۔ انہیں لائبریری کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ ایک صاحب کو مطالبہ پر رسالہ ”اسلام“ کے سابقہ پرچے بھجوائے گئے ایک صاحب کو مطالبہ پر Gambia (افریقہ) میں لٹریچر ارسال کیا گیا۔

ایک اخبار میں کافی کا ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس میں غیر ضروری طور پر اسلامی روایات کا ذکر کیا گیا تھا۔ فرم متعلقہ کو توجہ دلانے پر ان کی طرف سے معذرت نامہ آگیا۔

فرینکفورٹ کی مسجد کے افتتاح پر سوئس ٹیلی ویژن والوں کے ساتھ مل کر ایک فلم ان کے لئے خاکسار نے تیار کی۔ اب یہاں کے ٹیلی ویژن والے اسلام کے متعلق ایک مفصل پروگرام نشر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہماری کوشش ہوگی کہ جماعت احمدیہ کی مساعی کا زیادہ سے زیادہ ذکر آ جائے۔ اس سلسلہ میں خاکسار ان لوگوں کے ساتھ مل کر انتظام کر رہا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً کچھ مختلف ڈاکٹروں سے مشورہ جات حاصل کرکے بھجوائے جاتے رہے۔ مقامی افراد جماعت کے اجلاس بلائے گئے۔

---

## کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام دوسرے انسانوں کے کلام سے بالاتر اور ایک عظمت اپنے اندر رکھتا ہے

”میرا یہ مذہب ہے، کہ آنحضرتؐ کی خالص کلام لعل کی طرح چمکتی ہے لیکن بایں ہمہ قرآن شریف آپ کے خاص کلام سے بالکل الگ اور ممتاز نظر آتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ہر چیز کے مراتب ہوتے ہیں۔ مثلاً کپڑا ہے تو کھدر، ململ، خاصہ، لٹھا محض کپڑا ہونے کی حیثیت سے تو کپڑا ہی ہیں۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ سارے سفید ہیں بظاہر ایک مساوات رکھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح ریشم بھی سفید ہوتا ہے لیکن کیا ہر ایک آدمی نہیں جانتا کہ ان سب کے جدا جدا مراتب ہیں اور ان میں فرق پایا جاتا ہے گو حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔ پس جس طرح پر ہم جملہ اشیاء میں ایک امتیاز اور فرق دیکھتے ہیں اسی طرح پر کلام میں بھی مدارج اور مراتب ہیں۔ آنحضرتؐ کا کلام دوسرے انسانوں کے کلام سے بالاتر اور ایک عظمت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک پہلو سے اعجازی حد تک پہنچا ہوا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے کلام کے برابر ہرگز نہیں۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۷)

# روحانی جماعتیں اور تنظیم

(از مکرم سعید احمد صاحب ربوہ)

تنظیم کا لفظ نظم سے نکلا ہے۔ نظم کے معنے ترتیب دینے کے ہیں۔ ایک گہری نظر کے ساتھ اس عالم کائنات پر غور کرنے سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس دنیا کے ذرہ ذرہ میں تنظیم قائم رکھی ہے۔ ہر چیز خاص نظام کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ مثلاً سورج اور چاند ہیں ان کی بھی خدا تعالےٰ نے تنظیم قائم کر رکھی ہے جس سے ہمیں بڑا فائدہ پہنچتا ہے سورج سے نظام شمسی قائم ہوا اور چاند سے خدا تعالےٰ نے نظام قمری قائم کیا ہے اسی تنظیم کے ماتحت دن اور رات بنتے ہیں دن سے وقت کی تعین کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہفتوں اور مہینوں اور سالوں کی تعیین کی جاتی ہے۔ اسی طرح زمین و آسمان اور بادلوں پر ہواؤں پر موسموں اور فصلوں وغیرہ پر غور کرنے سے ہمیں بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ سب چیزیں ایک خاص ترتیب اور تنظیم کے ماتحت کام کر رہی ہیں۔ دنیا کی تمام کائنات میں تنظیم کا پایا جانا خدا تعالےٰ کی ہستی کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ انسان جوں جوں اس تنظیم الٰہی پر غور کرتا ہے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر اس کا یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور انسان اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس تمام موجودات کی طرح اللہ تعالےٰ نے انسانوں میں بھی تنظیم قائم کی ہوئی ہے اور اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ سے اور انسان کو اپنا مظہر اتم بنانے کی وجہ سے اسے خود تنظیم بنانے اور اس میں منسلک ہونے کی ہدایات بھی بیان فرمائی ہیں۔ اور پھر اللہ تعالےٰ نے اسی نظام کے ماتحت انسانوں میں دنیاوی اور روحانی دو بڑی تنظیمیں قائم کی ہیں۔ اگر آجکل کے زمانہ میں بھی غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کس طرح دنیا میں تنظیم سے فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اور کس طرح والہانہ طور پر دنیا کے ہر ملک میں ہر طبقہ کے لوگ تنظیمیں اور یونینیں قائم کر رہے ہیں۔ آج وہ زمانہ ہے کہ دنیا کے سامنے تنظیم کے دنیاوی اور روحانی فوائد روز روشن کی طرح واضح ہو چکے ہیں۔ ایک انگریز اپنی تصنیف میں لکھتا ہے کہ تنظیم کی مثال ایک زنجیر کی سی ہے جو ایک بہت بڑے بوجھ کو اپنے اوپر اٹھاتی ہے اور زنجیر کی ہر ایک کڑی کا مضبوط ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح تنظیم میں شامل شدہ ہر ایک فرد کا زنجیر کی کڑی کی طرح مضبوط ہونا ضروری ہے۔ ورنہ تنظیم حصول مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی کامیابی کا راز یہ ہے کہ تنظیم میں شامل شدہ ہر فرد تنظیم کے کاموں کو خوشی اور فخر کے ساتھ کرتا چلا جائے۔ یہ تو دنیاوی تنظیم کے متعلق چند باتیں تھیں روحانی تنظیم کی تشفیہ سورۂ عصر میں خدا تعالےٰ یوں فرماتا ہے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ کہ یقیناً (منکر اور روحانی تنظیم سے باہر رہنے والا) انسان گھاٹے میں ہے۔ اس سے آگے اللہ تعالےٰ روحانی تنظیم میں شامل ہونے والوں اور اس کے مطابق عمل کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (کہ ان منکرین کے مدمقابل ایک دوسرا گروہ ہے) جو ایمان لے آئے ہیں (اور اس روحانی تنظیم میں شامل ہو گئے ہیں اور اس روحانی تنظیم کے مطابق) نیک عمل کرتے ہیں یہ لوگ خسارہ اور گھاٹے سے پاک ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ لفظ اٰمنوا میں مرد بھی شامل ہیں عورتیں بھی شامل ہیں۔ بچے اور بوڑھے بھی شامل ہیں۔ ان مومنین کی صفت اللہ تعالےٰ نے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں بیان فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہماری جماعت میں اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی علیحدہ علیحدہ کام اور عمر کی نوعیت کے لحاظ سے تنظیم قائم کی ہے۔ یہ سب بموجب حکم الٰہی اعمال صالحہ کی ادائیگی کے لئے مہم جاری کی گئی ہے۔ بموجب عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جماعت احمدیہ کے سب افراد نے ہو ان مختلف تنظیموں میں شامل ہیں اپنے پیارے اولو العزم امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ عہد کیا ہوا ہے کہ وہ اسلام۔ قوم اور مخلوق خدا کی خاطر اپنی جان و مال۔ عزت اور وقت کو قربان کرنے کے لئے ہر گھڑی تیار ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک ایسا امام (ایدہ اللہ تعالےٰ) اور رہبر عطا فرمایا ہے کہ جس نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں تنظیم کو قائم کر کے ہر عمر کی استعداد اور طبقہ کے مناسب حال نیکی کے راستے کھول کر وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ کی پیشگوئی کو پورا کیا ہے۔

سورۃ بیّنہ میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔

ترجمہ: یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے یہی (ایماندار لوگ) نیک (اور سب سے بہتر) مخلوق ہیں۔ ان کے (اس نیک کام کا) بدلہ ان کے رب کی طرف سے جنت ہیں جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو گیا۔ اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہو گئے۔ لہٰذا یہی انسان کی زندگی کا مرکزی نقطہ ہے اور یہی انسان کی زندگی کا نصب العین ہے جو انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ یہ روحانی تنظیم ہی ہے جو انسان کو اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ سے نکال کر اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ تک پہنچا دیتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم کو تنظیم کے جملہ فوائد سے متمتع فرمائے۔ آمین ثم آمین

---



---

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام

کی خدمت میں گذارش ہے کہ بحیثیت صحابی انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں مشورے میں نمائندے ہوں گے۔ صحابہ کرام سے جو تشریف لانا چاہیں وہ براہ کرم اپنے اسمائے گرامی زعیم انصار اللہ کے ذریعہ بھجوا دیں۔ یا اس کی اطلاع تین روز قبل قائد عمومی کو خود بھجوا دیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

## دعائے نعم البدل

میرا چھوٹا لڑکا عزیز عبدالخالق بعمر اڑھائی سال بعارضہ نمونیہ ۲۱/۵۹ کو فوت ہو گیا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ احباب نعم البدل اور ہم پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

نیز بڑا لڑکا عبدالمالک بھی چند روز سے سخت بیمار ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبدالغفور منیجر فیکٹری ایریا ربوہ)

---

میں کچھ عرصہ سے بیمار ہوں۔ آجکل کھانسی اور ضعف وغیرہ کی تکلیف ہے احباب میری کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مولوی) احمد دین جھنگ بازار جھنگ صدر

# مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی کا ایک فتویٰ

بھارت کے مشہور عالم دین مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ ــــ "جو شخص مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی اور مولانا محمد قاسم صاحب وغیرہ اکابر دیوبند کو کافر نہ سمجھے وہ خود کافر ہے یا نہیں" ــــ اس سوال کا جواب جو مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی نے تحریر فرمایا اور صدق جدید لکھنؤ میں شائع ہوا ہے۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

جوار الجامعۃ العثمانیہ (حیدر آباد دکن)

یکم ستمبر ۱۹۴۲ء

جناب محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ نے عجیب فتویٰ بھیجا ہے۔ اس کے سوا اور کیا کہوں سہ

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟

جن ائمہ اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ کے ایمان و اسلام کا انکار کیا گیا ہے۔ مجھے تو ان ہی کے ذریعہ سے ایمان بھی ملا اور اسلام بھی ان ہی بزرگوں کے طفیل میں بحمد اللہ آج رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دامن دولت سے وابستہ ہوں، ان ہی کے تلامذہ خصوصاً سیدنا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے اس فقیر نے حدیث کی سند بھی حاصل کی اور ان ہی کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل ہے۔ ایسے آدمی سے یہ پوچھنا کہ تمہارے اساتذہ اور مشائخ طریقت کیا مسلمان تھے؟ عجیب سوال ہے

بدبخت قصاصوں کا ایک گروہ ملک میں پیدا ہو گیا ہے۔ جو بعض شکمی اغراض سے دوسروں کے ایمان کو بیچ کر روز کی روٹی حاصل کرتا ہے۔ میں آدم رو ابلیسوں کو قابل خطاب بھی نہیں سمجھتا۔ قدرت خود فیصلہ کر چکی ہے۔ پہلے تو ان میں کچھ پڑھے لکھے لوگ بھی تھے۔ لیکن اب تو دمدم علیہم ربہم فسواھا۔ ہو چکا ہے۔ جو خود مر چکے ہیں۔ اب ان کی مری ہوئی لاشوں پر لاٹھی مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ بحمد اللہ دار العلوم دیوبند اور اس کے فیض یافتوں سے ملک کا چپہ چپہ بھر چکا ہے۔ اور بھرتا چلا جائے گا۔ یہ ڈوموں اور مدحوروں کا گروہ صرف جند ما ھنالک مہزوم من الاحزاب کی شکل میں اب دور دست علاقوں میں آمادہ فتن کا کام کر رہے ہیں۔ بہر حال فقہی طور پر کسی خاص شخص کے متعلق ایمان و کفر کا سوال فقہی سوال نہیں ہو سکتا۔ ہاں! اگر عقائد کسی کے پیش کئے جائیں تو ان پر حکم لگایا جا سکتا ہے۔ میں ان بزرگوں کے متعلق کوئی بات ایسی نہیں جانتا۔ جس کی وجہ سے ان پر کفر تو بڑی بات ہے ان کے اولیاء اللہ ہونے میں بھی شبہ نہیں کر سکتا۔ آج ہندوستان میں ایمان و اسلام کی روشنی ان ہی بزرگوں کے نفوس طیبات کے برکات ہیں۔ وہی اگر مسلمان نہ تھے تو پھر میں نہیں جانتا کہ مسلمان کہتے کس کو ہیں۔ زبانی اتنا ہی میں جانتا ہوں کہ والذین یوذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتاناً و اثما مبینا۔ قرآن کا فیصلہ ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری میں یہ روایت پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی موجود ہے لا یرمی رجل رجلا بالفسق او الکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک (یعنی کوئی آدمی کسی پر فسق یا کفر کو اگر منسوب کرتا ہے اور واقع میں ان لوگوں میں فسق تھا اور نہ کفر، تو فسق اور کفر پلٹ کر ان کی طرف عائد ہو جاتا ہے) میں نہیں جانتا کہ ان صریح نصوص کے ہوتے ہوئے ان لوگوں کو تکفیر کے فتووں کی جرات کیسے ہوتی ہے۔ اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ حق تعالیٰ جل مجدہ کا خوف ان کے قلوب سے نکل چکا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہی کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی امت مرحومہ کو ممکنہ حد تک گھٹائے

عقول کا گروہ یہ کہتا ہے کہ ان بزرگوں کو جو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔ بتائیے تو اس کے بعد کرۂ زمین کے چالیس پچاس کروڑ مسلمانوں میں سے کفر کے ان چند بیوپاریوں کے سوا کوئی بھی سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں باقی رہ جاتا ہے۔ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں میں سے ایسے کتنے ملیں گے جو ان چار بزرگوں کو کافر سمجھتے ہوں۔ العیاذ باللہ۔ ان کفر فروشی کے کرتبوں سے کہ کسی کو کافر بنا دینا یہ تو ہر اس آدمی کے لئے جو خدا سے اپنی نسبت توڑ چکا ہو۔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دامن اقدس کو چھوڑ چکا ہو۔ بہت آسان ہے۔ ایسے موقع پر مجھے فقہ کے اس مسئلہ کا اکثر خیال آجاتا ہے۔ آپ تو عالم ہیں۔ جانتے ہی ہونگے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ کسی غلام کو اگر کوئی یہ باور کرا کے بیچے کہ یہ کافر ہے اور لینے والے نے یہی سمجھ کر اس غلام کو خریدا ہو۔ لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ وہ کافر نہیں مسلمان تھا۔ تو امام شافعی کا مذہب ہے کہ اس غلام کو چاہے تو واپس کر سکتا ہے یعنی غلام کا مسلمان نکل آنا یہ گویا عیب ہے اور عیب کی وجہ سے خریدی ہوئی چیز آدمی واپس کر سکتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ خریدار کو کسی خاص ضرورت سے کافر ہی غلام کی حاجت ہو ایسی صورت میں اس کو مسلمان غلام کے خریدنے پر مجبور کرنا صحیح نہ ہوگا۔

بہر حال اب اسی مسئلہ کو کوئی لے اڑے اور آگے پیچھے کو حذف کر کے ڈھنڈورا پیٹنا شروع کرے کہ امام شافعی اسلام کو عیب قرار دیتے ہیں، اور اس طریقہ سے ان کو مسلمانوں میں رسوا کرے۔ حالانکہ ان کا جو مطلب ہے وہ جب بیان کر دیا جائے تو بات کچھ اور نکلتی ہے" وہ تو یہ کہتے ہیں کہ بہت سے کام مثلاً غلاظت کا پھکوانا یا اسی قسم کے گندے کام مسلمان غلام سے نہ لینا چاہیئے۔ اسی لئے اگر کوئی مسلمان غلام کو یہ باور کرا کے کہ یہ کافر ہے بیچے گا۔ تو خریدار کو حق ہے کہ اس غلام کو واپس کر دے۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے کافر گروں کا یہ منحوس طبقہ اسی قسم کے خرافات سے کام لیتا ہے۔ اور عوام کو دھوکا دیتا ہے ورنہ بتائیے تو سہی کہ جن بزرگوں کی زندگی میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور اطاعت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ ان کو کوئی ایسی بات کہہ سکتا ہے۔ ہندوستان میں مسلمان آئے تھے تو اس لئے کہ یہاں کے کافروں کو مسلمان کریں گے۔ لیکن ان لوگوں نے دیکھا کہ یہ کام نہیں ہوتا ہے۔ تو چلو الٹی گنگا بہاؤ۔ جو مسلمان ہیں ان ہی کو کافر بنانے کا کام شروع کر دو۔ اشاعت اسلام کے متعلق سنا ہے کہ وہ بڑا نیکی کا کام ہے۔ لیکن اشاعت کفر ایک دلچسپ نیکی ہے۔ جس کا اضافہ برادر صالحات کے ابواب میں لوگوں نے کیا ہے۔ مجھے تو بعض دفعہ ان کے متعلق شبہ ہوتا ہے کہ غیر اقوام کی طرف سے تو مسلمانوں میں کچھ لوگ نہیں چھوڑے گئے ہیں جن کے ذمہ یہی کام سپرد کیا گیا ہے کہ جس حد تک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت اس میں گھٹ سکتی ہے اپنے ہی کافر گری کے کرتبوں سے انہیں گھٹاتے چلے جائیں۔ میرے خیال میں تو ان سے بحث و مباحثہ فضول ہے مسلمانوں کی عقل اتنی نہیں ماری گئی ہے کہ اپنے پیغمبرؐ کے دین کے سچے اور جھوٹے خادموں میں تمیز نہ کر سکیں۔ بلکہ منہ لگانے کے بعد اور جواب و سوال کے لئے تیار ہونے کے بعد کچھ دن کے لئے ان کا کام چل نکلتا ہے۔ ان سے اعراض زیادہ اسلم طریقہ ہے۔ اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً و اذا مروا باللغو مروا کراما کے احکام قرآن میں اسی قسم کے مواقع کے لئے دئیے گئے ہیں۔

اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا ہم اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی آدمی معصوم نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ان بزرگوں کو ہم معصوم بھی نہیں سمجھتے ہیں اور نہ سمجھنا چاہیئے۔ ان کے کسی خیال یا طریقہ سے کسی کو اختلاف ہو تو اس کا اسے حق ہے اور اختلاف تو باہم صحابہ میں بھی ہوتا تھا لیکن اختلاف کو اس حد تک پہنچانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہی سے کسی کو دھکیل دیا جائے وہ بیچارہ تو کہتا ہے کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں رہنا چاہتا ہوں اور آپ ہیں کہ ڈنڈے لے کر اس کے سر پر سوار ہیں کہ میں تجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں نہیں رہنے دونگا ان ابلہوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ آخر یہ بھی کوئی بات ہوئی۔ ھذا والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

میں عادتاً اس قسم کی تحریروں کا جواب نہیں دیتا۔ لیکن نہ معلوم آج دل میں کیا آیا۔ کہ جواب لکھنے کو جی چاہا۔ اگر آپ کا لفافہ ساتھ نہ ہوتا۔ تو شاید آپ کا استفتاء بھی نظر تغافل ہی ہوتا۔ جیسا کہ میں نے آخر میں عرض کیا۔ مولویانہ مباحث کے اس خاص حصہ سے مجھے فطرتاً نفرت ہے۔ اسی لئے آپ کو میرے اس جواب میں شاید وہ چیز اگر نہ ملے۔ جس کی توقع علماء سے کی جاتی ہے۔ تو مجھے معذور قرار دیا جائے۔ اولاً خاکسار کا علم ہی کیا ہے ثانیاً اس راہ پر نہ میں کبھی چلا ہوں۔ اور نہ آئندہ چلنے کا ارادہ ہے اشاعت کفر جن کا مشغلہ ہے۔ وہ ان کو مبارک ہو ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ اگر میری وجہ سے ایک مسلمان کا بھی امت میں اضافہ ہو۔ تو خیر لک من حمر النعم۔

(خاکسار مناظر احسن گیلانی)

## اظہار تشکر

میرے شوہر ملک اقبال احمد خاں صاحب ایاز مرحوم کی وفات پر متعدد احباب و بزرگان کی طرف سے تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً دینا مشکل ہے۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتی ہوں کہ احباب جماعت ہمارے لئے خاص طور دعا فرما دیں۔ تا اللہ تعالےٰ ہماری مشکلات کو دور فرمائے۔ اور اپنی رحمت سے بچوں کی پرورش کے سامان پیدا فرما دے۔ آمین

خاکسار اہلیہ ملک اقبال احمد خاں صاحب ایاز مرحوم۔ موضع جاکے۔ تحصیل ڈسکہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی

اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

# خدا کی آواز

"یہ میری آواز نہیں ۔ میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں ۔ تم میری بات مانو ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو ۔ تم دنیا میں عزت پاؤ ۔ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے درد ۔ محبت اور شفقت میں ڈوبے ہوئے یہ الفاظ ہمیں تحریک جدید کی طرف متوجہ فرما رہے ہیں ۔ جس کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱؍ اکتوبر ہے ۔ ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ کیا ہم نے خدا کی آواز پر لبیک کہہ دیا ہے ؟

(وکیل المال تحریک جدید)

---

## انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں تقریری مقابلہ کیلئے "عنوان"

انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ سالانہ اجتماع انصار اللہ میں جو تقریری مقابلہ ہو گا ۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل چار عنوان مقرر کئے گئے ہیں ۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے احباب ان میں سے کسی ایک عنوان کا انتخاب فرما سکیں گے ۔

۱۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے پایاں محبت اور حضور سے ناپیدا کنار عقیدت ۔

۲۔ تقویٰ کی باریک راہیں ۔

۳۔ نوجوانوں کی تربیت کے متعلق انصار اللہ کی ذمہ داریاں

۴۔ قبولیت دعا کے طریق ۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

---

## جلسہ سالانہ کیلئے ٹھیکہ جات

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ بر موقعہ جلسہ سالانہ بابت سال ۱۹۵۹ء مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات دیئے جاویں گے ۔ ضرورتمند احباب اپنا ٹنڈر بنام افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ $\frac{10}{59}$-۲۱ تک دیکر ممنون فرماویں ۔

نوٹ :۔ یہ ضروری نہ ہو گا کہ ٹھیکہ اسی کو ہی دیا جاوے جس کا ٹنڈر کم ہو ۔

(۱) ٹھیکہ گوشت گائے ۔
(۲) ٹھیکہ گوشت بکرا
(۳) ٹھیکہ نانبائیاں
(۴) ٹھیکہ آٹا گندھائی و پیڑے کردائی
(۵) ٹھیکہ باورچیاں
(۶) ٹھیکہ بہشتیاں
(۷) ٹھیکہ بجلی
(۸) ٹھیکہ گیس
(۹) ٹھیکہ ظروف گلی
(۱۰) ٹھیکہ صفائی

(برائے ناظم سپلائی ربوہ)

---

## ۱۔ داخلہ لارنس کالج گھوڑا گلی

داخلہ مارچ ۱۹۶۰ء کے لئے امتحان انتخاب بماہ نومبر دسمبر ۔ راولپنڈی ، مری ، پشاور ، لاہور ، کراچی ذریعہ تعلیم (میڈیم) انگلش ۔ شرط ۔ عمر پانچ چھ سال ۔

درخواستیں بنام پرنسپل لارنس کالج گھوڑا گلی ۔ ڈاکخانہ لارنس کالج (مری ہلز) $\frac{10}{59}$-۲۵ تک ۔

(پ ۔ ٹ ۔ $\frac{10}{59}$-۱۴)

## ۲۔ بھرتی پاکستان ایئر فورس

انتخاب برائے جی ڈی (پائلٹ) برانچ ۔ پروگرام دورہ ریکروٹنگ افسر $\frac{10}{59}$-۲۱ قصور (۲۴) بیس اپلکشن بنگلہ ملتان (۲۶) ۔ دفتر روزگار لائل پور ۔ (۲۸) ریسٹ ہاؤس نارووال (۳۱) رحیم یار خاں ۔ اصل سند میٹرک و سرٹیفکیٹ متعلق سائنس پیش ہو ۔

شرائط :۔ غیر شادی شدہ ۔ میٹرک سائنس یا سینیر کیمبرج ۔ عمر ۱۶½ تا ۲۲ (پ ۔ ٹ ۔ $\frac{10}{59}$-۱۳)

## ۳۔ امتحانات بی اے و بی ایس سی

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات بی اے و بی ایس سی $\frac{4}{60}$-۲۳ سے اور سپلیمنٹری $\frac{4}{60}$-۹ کو ہونگے (پ ۔ ٹ ۔ $\frac{10}{59}$-۱۰)

## ۴۔ ایوننگ کلاسز نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

سرٹیفکیٹ کورسز (۱) ڈرائنگ و پینٹنگ (۲) سکلپچر (۳) ایمبرائیڈری ۔ اوقات تعلیم ۴½ تا ۶½ بجے شام ۔ آغاز $\frac{11}{59}$-۲ ۔ امتحانِ داخلہ $\frac{10}{59}$-۲۶ ۔ انٹرویو $\frac{10}{59}$-۲۹ ۔ شرط میٹرک ۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں جو دفتر کالج سے ملتی ہے $\frac{10}{59}$-۲۴ تک بنام ایڈمنسٹریٹو آفیسر نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

(ناظر تعلیم) (پ ۔ ٹ ۔ $\frac{10}{59}$-۱۷)

---

# قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

## چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کیطرف پوری توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ایام بالکل قریب آ گئے ہیں ۔ لیکن نہایت افسوس ہے ۔ کہ اس کے چندہ کی ادائیگی کی طرف ابھی تک اکثر مجالس نے پوری توجہ نہیں دی ۔ جس کی وجہ سے چندہ کی آمد کی رفتار بڑی تشویشناک ہے ۔ اسی لئے چونکہ اخراجات بھی غیر معمولی طور پر ہو رہے ہیں ۔ لہٰذا میں قائدین کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے اس طرف پوری توجہ کریں ۔ اور اگر میرے اس اعلان کے بعد وہ بذریعہ منی آرڈر رقم بھجوا سکیں ۔ تو بہتر ہے ۔ ورنہ اجتماع میں آنے والے نمائندگان کے ذریعہ اجتماع کے چندہ کی رقوم جلد تر بھجوا کر ممنون فرمائیں ۔ وقت اب بہت ہی تھوڑا رہ گیا ہے ۔ اور اب مزید یاددہانی کی بھی گنجائش نہیں ۔ مجھے توقع ہے ۔ کہ خدام اور قائدین میری اس گذارش پر پوری توجہ دیں گے ۔ اور چندہ کی ادائیگی اجتماع سے پہلے پہلے یا اجتماع کے موقعہ پر ضرور کر دیں گے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

---

# چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے

## عہدیداران جماعت اور احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں

احباب کو علم ہو گا ۔ کہ ہر سال جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے یہاں آ کر اپنی روحانی پیاس کو بجھاتے ہیں ۔ اور اپنے دلوں کو نورِ ایمان سے منور کرتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے ۔ کیونکہ اس چندہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق اور معزز مہمانوں کی مہمان نوازی پر خرچ ہوتی ہے ۔ اس عظیم الشان اجتماعی خدمت سے جو عظیم الشان برکات حاصل ہوتی ہیں ۔ اس کا انسان اندازہ نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ روز و شب کی دعاؤں اور عبادات سے انسان اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے ۔

اس سال ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے جلسہ سالانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے ۔ اور حقیقت یہ ہے ۔ کہ مہمانوں کی تعداد کے پیش نظر یہ رقم کوئی زیادہ نہیں ۔ احباب خوب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس کی فراہمی کا کام کئی مہینے پہلے شروع کیا جاتا ہے ۔ اور اس مرتبہ تو سیلاب کی وجہ سے اجناس وغیرہ کے حصول کے لئے بعض ناگزیر مشکلات بھی ہیں ۔ جن پر قابو پانا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہو گا ۔ پس احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی پوری کوشش فرما دیں اور جو رقم ساتھ کے ساتھ جمع ہوتی رہے اُسے اُسی وقت ساتھ کے ساتھ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن کے نام بھیجتے رہیں ۔ جماعتوں میں تاحال اس چندہ کی وصولی بالکل معمولی ہے ۔ اور اگر خدانخواستہ یہ رفتار رہی تو جلسہ کے انتظامات میں بہت سی دقتوں کا احتمال ہے ۔ پس اس اعلان کو پڑھتے ہی عہدیداران خصوصاً پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان ۔ نیز سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کے پاس پہنچیں ۔ اور ان سے حتی الامکان نقد وصول کر کے رقم فوری طور پر مرکز کو ارسال فرما دیں ۔ جیسے کہ دوست جانتے ہیں ۔ اس چندہ کی شرح ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہے اور تمام سال میں صرف ایک ہی دفعہ دینا ہوتا ہے ۔ پس اُمید ہے کہ احباب اس طرف پوری توجہ فرما دیں گے ۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

(ناظر بیت المال ربوہ)

---

**دُعائے مغفرت** میرے بڑے بھتیجے عزیز میر سید محمود احمد صاحب کے والد محترم سید تاج دین شاہ صاحب ۱۴؍ اکتوبر کو چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابہ کرام میں سے تھے ۔ وفات اپنے آبائی گاؤں کا لروالی سیداں ضلع سیالکوٹ میں ہوئی ۔ مرحوم اپنے گاؤں میں اکیلے ہی احمدی تھے ۔ نزدیک کی جماعتوں سے بھی راستے خراب ہونے کی وجہ سے احباب جنازہ میں شریک نہ ہو سکے ۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں جنازہ غائبانہ کی درخواست ہے ۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے ۔ مرحوم موصی تھے ۔ اس لئے گاؤں میں ہی امانتاً دفن کئے گئے ہیں

(سید عبد الغفور ۔ دیوان ہاؤس شہر سیالکوٹ)

۲۔ "خانوادہ محترمہ محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ (اہلیہ محترم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب آف پٹیالہ) چودہ اور پندرہ اکتوبر کی درمیانی شب کو ۱۲½ بجے اس دار فانی سے رخصت ہو کر معبودِ حقیقی سے جا ملیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ مخلص عبادت گذار خدا ترس اور مہمان نواز خاتون تھیں ۔ اپنے پیچھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے ۔ کہ وہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں ۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

[illegible]

# صدر آئزن ہاور سے پاک و ہند کے مشترکہ دفاع کے مسئلہ پر تبادلہ خیال ہوا تھا

## پاک و ہند کے متنازعہ مسائل اقوام متحدہ کے ذریعہ حل ہو سکتے ہیں

### وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کا بیان

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر نے صدائے امریکہ کے نمائندہ سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان کے بہت سے مسائل اقوام متحدہ کے اداروں جیسے عالمی عدالت، سلامتی کونسل یا کسی بھی دوسرے ادارے کے ذریعہ حل کئے جا سکتے ہیں

ان کا یہ انٹرویو جنوب مشرقی ایشیا کے لئے پروگرام میں نشر کیا گیا۔ انہوں نے کہا پاکستان ہندوستان کے ساتھ بہتر اور خوشگوار تعلقات استوار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا ہر شخص جانتا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی یہ ہے کہ مغربی حلیف ممالک کے تعاون سے ملک کی آزادی برقرار رکھی جائے۔

مسٹر منظور قادر نے کل کراچی پہنچ کر کہا کہ انہوں نے صدر آئزن ہاور کے ساتھ ملاقات میں پاک و ہند تعلقات اور سیٹو سے متعلق چند امور پر بات چیت کی تھی ہندوستان کے ساتھ مشترکہ دفاع کا تذکرہ بھی ہوا تھا معلوم ہوتا ہے کہ امریکی اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہیں۔ پاک و ہند تعلقات بہتر بنانے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں امریکہ اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔

مسٹر منظور قادر صاحب نے صدائے امریکہ کے نمائندے کو جو بیان دیا وہ اردو میں نشر کیا گیا یہ انٹرویو واشنگٹن میں پاکستانی سفیر مسٹر عزیز احمد کی قیام گاہ پر ریکارڈ کیا گیا تھا امریکی محکمہ اطلاعات کی اطلاع کے مطابق وزیر خارجہ سے سوال کیا گیا کہ ان کے خیال میں تبت کے آس پاس کمیونسٹ جارحیت برصغیر کی سیاسی فضا پر اثر انداز ہوگی؟ تو انہوں نے کہا اس بات کا امکان ہے بہرحال اس پر احتیاط سے غور کرنا چاہئے۔ مسٹر منظور قادر نے جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی قیادت کی اور سینٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی۔ اور ہندوستان و پاکستان کے تعلقات اور سیٹو اور سنٹو کی دفاعی رول پر بات چیت کی۔ مسٹر منظور قادر نے کہا کہ سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن اور جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدہ کی موجودگی حملہ کے خلاف ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا اثر و نفوذ اور تخریبی کارروائیوں کے خلاف کمیٹی اس کے مقابلہ کے لئے قائم کی گئی ہے۔ لاؤس کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اگرچہ وہاں مسلح حملہ تھا۔ لیکن سیٹو کی موجودگی نے اسے محدود کر دیا۔ سنٹو کے مختلف پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے رکن ممالک کے درمیان مواصلات کے ذرائع کی توسیع

اور ایشیا میں ایٹمی مرکز کے قیام کا ذکر کیا تخفیف اسلحہ کے سوال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر منظور قادر نے کہا کہ پاکستان چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ کو ایٹمی ہتھیاروں پر کنٹرول کرنے سے پہلے مروجہ ہتھیاروں کے خاتمہ کی تدابیر کرنا چاہئیں۔ اسلحہ بندی کی دوڑ ختم کرنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا جائے وہ ایسا ہو کہ اس سے کوئی فریق ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کل امریکہ سے کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ سنٹو کی کونسل نے ایک مستقل فوجی گروپ قائم کیا ہے۔ جو کمان کے ڈھانچہ کا مطالعہ کرے گا۔ اس گروپ کی رپورٹ کونسل کے اگلے اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا افغانستان کے وزیر خارجہ سردار نعیم سے میری ملاقات خود میری مرضی سے ہوئی تھی وہ محض دوستانہ بات چیت تھی۔ سردار نعیم بہت خلیق اور مہربان تھے۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر منظور قادر نے کہا نے کہا کہ اس وقت یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسی کوئی اور بھی ملاقات ہو سکتی ہے یا نہیں۔ پاکستان۔ افغانستان سے بہتر تعلقات بنانے کی کوشش کر رہا ہے وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ جاتے ہوئے میں نے امریکی حکام سے سینٹو اور اس کے چند پہلوؤں پر بات چیت کی۔ صدر ایوب شہنشاہ کی دعوت پر ایران جا رہے ہیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ سینٹو کے اجلاس میں عراق کی صورت حال پر غور کیا گیا۔ مسٹر منظور قادر نے اس کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ مسٹر خروشیف کے دورہ امریکہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں امریکی سمجھتے ہیں کہ خروشیف جو کہتا ہے۔ وہ خلوص سے کہتا ہے تاکہ امن و سکون کا ایک ایسا دور آ جائے۔ جس میں سوویٹ یونین کی ضروری اشیاء کی پیداوار بڑھ سکے۔ مسٹر منظور قادر نے چین کی صورت حال کے بارے میں امریکی ردعمل کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت حساب نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

---

# مزدوروں کے تنازعات سے متعلق عدالتوں کا آرڈیننس آج کل میں جاری ہو جائیگا

## آرڈیننس کی رو سے ایک کراچی میں اور ایک ایک دونوں صوبوں میں عدالتیں قائم کی جائیں گی

کراچی ۲۱ اکتوبر:- معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں مزدوروں کے تنازعات کے متعلق عدالتیں قائم کرنے کے لئے آرڈیننس ایک دو دن میں جاری ہو جائیگا:

بیان کیا جاتا ہے کہ آرڈیننس کا مسودہ تیار ہو چکا ہے اور مرکزی حکومت نے اسے منظور بھی کر لیا ہے آرڈیننس کی رو سے پاکستان بھر میں تین عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ ایک کراچی میں اور ایک مغربی اور مشرقی پاکستان میں ہوگی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے کراچی میں ایسی عدالت قائم کرنے کی اصولی طور پر منظوری بھی دے دی ہے۔ آرڈیننس کے نفاذ کے بعد جلد ہی کراچی میں عدالت قائم ہو جائے گی۔ مغربی اور مشرقی پاکستان میں صوبائی حکومتیں عدالت قائم کریں گی۔ ہر عدالت میں ایک جج اور دو مشیر ہوں گے۔ مشیروں میں ایک مزدوروں کا اور دوسرا مالکوں کا نمائندہ ہوگا۔ ہر معاملہ میں عدالت کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ اور کسی عدالت میں اس کے خلاف اپیل نہیں کی جا سکے گی۔ یہ تحقیق اس مقصد کے لئے کی جا رہی ہے کہ عدالت کے فیصلوں پر جلد سے جلد عملدرآمد کیا جا سکے اور ایسی تاخیر نہ ہو جو پریشانی کا باعث ہو۔

# جیل کے افسروں کو قیدیوں کا اعتماد حاصل کرنیکی تلقین

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے کل محکمہ جیل کے افسروں کو احساس دلایا کہ یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ قیدیوں کے دلوں میں یہ بات بٹھا دیں، کہ وہ خود بخود جرائم سے نفرت کرنے لگیں اور ان کا ضمیر اس فعل پر ملامت کرنے لگے۔

گورنر موصوف نے یہ الفاظ اس وقت کہے جب کہ وہ لاہور میں جیل کے افسروں کے تربیتی ادارے کے افتتاح کے موقع پر انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات شیخ اکرام علی کے سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔

انہوں نے جیل کے افسران کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ وہ اس امر کا خیال رکھتے ہوئے اس سماجی خدمت کو انجام دیں کہ انہیں قیدیوں کا اعتماد حاصل ہو سکے اور وہ اپنے افسروں کی عزت کرنے لگیں۔ انہوں نے مزید تاکید کی کہ قیدیوں کی اصلاح کرتے وقت مقامی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جدید طریقے استعمال میں لائے جائیں۔

اس سے قبل گورنر کو سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ادارے کے ڈائرکٹر شیخ اکرم الٰہی نے گورنر کو خوش آمدید کیا۔ اور اس ہمہ جہت سرگرمیوں کے ادارے کے افتتاح کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

انہوں نے کہا کہ بعض عمارات جو عرصہ سے خالی پڑی ہوئی تھیں۔ ان میں ادارے قائم کرنے کے لئے ان کی مرمت کرائی گئی۔ ایشیا فاؤنڈیشن اور شعبہ اطلاعات متحدہ امریکہ اور اسی قسم کے دوسرے اداروں کے خرچ پر سینکڑوں کتابیں حاصل کی گئیں۔ اس ادارے میں لیکچر دینے کیلئے مختلف محکموں کے سربراہوں نے اپنے ماہرین کی خدمات پیش کی ہیں۔ تربیت پانے والوں کو لیکچر دینے کے لئے ایک ماہر نفسیات کی خدمات بھی حاصل کر لی گئی ہیں۔

شیخ اکرام الٰہی نے کتابیں فراہم کرنے والے اداروں، محکموں کے شعبوں اور ان کے ماہرین کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اعزازی طور پر لیکچر دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

گورنر اختر حسین نے لائبریری، انتظامی شعبوں لیکچر ہال وغیرہ کا معائنہ کیا۔

# امریکی مصنوعی سیارہ زہرہ کے مدار سے گزریگا

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر! باخبر ذرائع کے مطابق امریکہ آئندہ ماہ ایک مصنوعی سیارہ چھوڑے گا۔ جو زہرہ کے مدار سے گزر کر سورج کے گرد گردش کریگا یہ سیارہ زہرہ کے مدار سے گزرے گا۔ لیکن اس سے کئی لاکھ میل دور ہوگا۔ یہ تھور راکٹ کے ذریعے سے چھوڑا جائیگا۔ اور اس تجربے سے یہ بات معلوم ہو سکے گی کہ ایسا سیارہ چھوڑا جا سکتا ہے یا نہیں جو زہرہ کے چاروں طرف گردش کر سکے۔ اس سال موسم بہار میں ایسا سیارہ چھوڑنے کا پروگرام تھا۔ لیکن بعض مشکلات کی بنا پر ملتوی کرنا پڑا۔ اس میں ایسے آلات نصب ہونگے جو کارآمد معلومات زمین پر بھیجیں گے۔ خاص طور پر برقی ذرات سے بھری ہوئی گیسوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہ گیسیں کس طرح فضائے بسیط میں پھیلتی ہیں۔ سیارے میں شمسی قوت سے چلنے والی بیٹریاں ہوں گی۔ جو کافی عرصے تک کام کرتی رہیں گی۔ کافی فاصلے سے ان کے ذریعے معلومات حاصل ہو سکیں گی۔ یہ سیارہ چھوڑنے کے بعد امریکہ ایک اور سیارہ چھوڑے گا۔ جو چاند کے گرد گھومے گا۔

# پرانی پنچایتوں کے انتخابات روکنے کا حکم

جھنگ، ۲۱ اکتوبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت مغربی پاکستان نے تمام پنچایت افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے متعلقہ حلقوں میں پرانی پنچایتوں کے انتخابات روک دیں۔ یہ حکم بنیادی جمہوریتوں کی بناء پر پنچایتی نظام رائج کرنے کے فیصلے کے آخر تک ہو جائیں گے۔ کئی پنچایتوں کی میعاد ختم ہو چکی تھی اور ان کے نئے انتخابات کے لئے انتظامات کئے جا رہے تھے۔

## اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ **طارق ٹرانسپورٹ کمپنی** کا لاہور سٹینڈ بیرون موچی گیٹ سے بل روڈ نزد گراؤن بس منتقل ہو گیا ہے امید ہے احباب حسب سابق کمپنی کے ساتھ تعاون فرما دیں گے۔ (مینجر)

# گورنر مغربی پاکستان نے الیکشن اتھارٹی قائم کر دی

## مسٹر ایم ڈبلیو عباسی الیکشن اتھارٹی کے چیئرمین ہوں گے

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے تین ارکان پر مشتمل ایک الیکشن اتھارٹی قائم کر دی ہے۔ یہ تنظیم صوبہ کے دیہی اور شہری علاقوں میں بنیادی جمہوری اداروں کے انتخابات کرانے اور ان کی نگرانی کے لئے قائم کی گئی ہے۔

اس اتھارٹی کو ایسے فرائض کی انجام دہی اور قانون کے تحت ایسے ضروری اقدامات کا بھی اختیار دیا گیا ہے جن کی مدد سے آزادانہ و منصفانہ انتخابات کی ضمانت حاصل ہو سکے۔

بورڈ آف ریونیو مغربی پاکستان کے رکن مسٹر ایم ڈبلیو عباسی کو الیکشن اتھارٹی کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ صوبہ کے ہوم سیکرٹری مسٹر اے ایس قائم گیر اور محکمہ صحت معاشرتی بہبود و بلدیات کے سیکرٹری مسٹر ایم مسعود اتھارٹی کے دوسرے دو ارکان ہوں گے محکمہ صحت معاشرتی بہبود و بلدیات کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر محمد جمشید رضا عبدالرحیم اتھارٹی کے سیکرٹری اور ڈسٹرکٹ لوکل باڈیز کے مسٹر مسعود الحسن اس اتھارٹی کے ڈپٹی سیکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے۔

الیکشن اتھارٹی کے مقاصد کے لئے محکمہ صحت معاشرتی بہبود و بلدیات کو انتظامی محکمہ کی حیثیت حاصل ہو گی۔

# ربوہ کے دوستوں کی خدمت میں

از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ امسال ۲۵ تا ۳۰ اکتوبر ڈسٹرکٹ سکولز ٹورنامنٹ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ۲۵ تا ۲۷ حلقہ چنیوٹ کے ہائی سکولوں کے باہمی اور ۲۸ تا ۳۰ حلقہ چنیوٹ اور حلقہ جھنگ کی فاتح ٹیموں کے مابین ربوہ میں ہی مقابلے ہوں گے۔ اہل ربوہ ایک رنگ میں مہمان ٹیموں کے میزبان ہیں۔ اور میزبان کو اپنے اخلاق مہمانوں سے رواداری اور اللہ سے نیک سلوک واجب ہوتا ہے۔ اور مرکز احمدیت میں سکونت پذیر ہونے کی وجہ سے اس ضمن میں ہم سب پر خواہ ہمارا تعلق سکول سے ہو یا نہ ہو مہمان نوازی اور مہمانوں کے احترام کی ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں دوستوں سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان ایام میں اپنی نیک روایات کو برقرار رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں گے اور ٹورنامنٹ کے منتظمین کے ساتھ کھیل کے میدان میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ آپ کے لئے ہر کھیل کے میدان میں جگہ مخصوص ہو گی۔ آپ وہیں کھڑے ہو کر مقابلوں کو دیکھیں۔

## دوسری سپیشل ٹرین بھی روانہ ہو گئی

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ کل مرکزی حکومت کے عملے کو لیکر دوسری سپیشل ٹرین بھی کراچی کنٹونمنٹ سے ساڑھے تین بجے بعد دوپہر عازم راولپنڈی ہو گئی۔ سرکاری ملازموں کے ہزاروں دوست اور احباب انہیں رخصت کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے اس وقت سٹیشن پر فوجی بینڈ باجہ بج رہا تھا۔ سپیشل ٹرین میں سات بوگیاں مسافروں کے لئے اور آٹھ ڈبے ان کے سامان کے لئے مخصوص تھے۔ پہلی سپیشل ٹرین جو کراچی سے روانہ ہوئی تھی آج صبح ۹ بجے راولپنڈی پہنچ رہی ہے۔



## ولادت

اللہ تعالیٰ نے میری ہمشیرہ سلیمہ قدسیہ اہلیہ اعجاز قدیر صاحب کراچی کو مورخہ ۱۲ اکتوبر ۵۹ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

(چوہدری محمد اسمٰعیل خالد کارکن وکالت تبشیر ربوہ)



## بقیہ صفحہ اول

میں کئے گئے۔ اب متعلقہ کمپنیوں کی طرف سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ پائپ کے ذریعے یہ تیل راولپنڈی کے تیل صاف کرنے والے کارخانے تک پہنچایا جائے۔ تاکہ اسے صاف کیا جا سکے۔ دونوں کمپنیاں اس علاقے کے بارے میں ایک منصوبہ بھی تیار کر رہی ہیں۔ جس کے مطابق وہاں مزید کنوؤں کی کھدائی ضروری ہو جائے گی۔ کرسالی سے جو خام تیل برآمد ہوا ہے۔ اس کی نوعیت بالکل ویسی ہی ہے جیسی بالکسر سے نکلنے والے تیل کی۔ اس تیل میں چودہ فیصد پانی کی آمیزش ہے لیکن متعلقہ کمپنیوں کو توقع ہے کہ وہ جلد ہی خالص خام تیل (جس میں پانی کی آمیزش نہ ہو) نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ کرسالی سے تیل برآمد ہونے کی وجہ سے اب پاکستانی تیل ملک کی بیس فیصد ضروریات پوری کرنے لگیگا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پاکستانی تیل کی وجہ سے بالآخر پاکستان کو سالانہ چار کروڑ روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوا کرے گی۔

## اعلان نکاح

چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری عزیز احمد صاحب دہرادی حال ربوہ کا نکاح صادقہ بیگم بنت بابو عبدالحی صاحب کا ٹھگڑی حال ربوہ سے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر آج مورخہ ۱۹ اکتوبر ۵۹ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

(عبدالسلام واقف زندگی بائی گارڈ حضرت اقدس ربوہ) ۱۹/۱۰/۵۹